59925 - كيا نماز فجر ميں دعائے قنوت كرنے والے كے پيچھے نماز ادا كر ليں ؟

سوال

ہم جنوبى ايشاء كے ايك اسلامى ملك ميں بستے ہيں جہاں حكومت نمازوں ميں شافعى المسلك اماموں كى تقليد كرنے كا حكم ديتى ہے، كيا ہم ان مقلدين كے پيچھے نماز ادا كر ليں ؟
يہ علم ميں رہے كہ وہ فجر كى نماز ميں قنوت كرتے ہيں، ان كا اعتقاد ہے كہ يہ سنت ہے، اور اگر فجر ميں قنوت بھول جائيں تو سجدہ سہو كرتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

نماز فجر ميں قنوت پر مداومت اور ہميشگى كرنا سنت نہيں، اس كا بيان سوال نمبر (20031) اور (5459) كے جواب ميں گزر چكا ہے، آپ سے گزارش ہے اس كى مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

نماز فجر ميں قنوت كرنے والے امام كے پيچھے آپ كا نماز ادا كرنا صحيح ہے، اور اگر نماز فجر ميں تسلسل سے قنوت نہ كرنے والا كوئى امام ملے تو اس كے پيچھے نمازادا كرنا اولى اور بہتر ہے، تا كہ سنت پر عمل ہو سكے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى علماء كرام كے مختلف فيہ اجتہادى مسائل مثلا نماز فجر اور وتر وغيرہ ميں دعائے قنوت كے متعلق كہتے ہيں:

" علماء كرام اس پر متفق ہيں كہ اگر وہ دونوں ميں سے كوئى كام بھى كر لے تو اس كى عبادت صحيح ہے، اور اس پر كوئى گناہ نہيں، ليكن اس ميں تنازع ہے كہ افضل كيا ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فعل كيا تھا ؟

فجر اور وتر ميں قنوت، اور بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے، اور اعوذ باللہ كے وصف والا مسئلہ بھى اس ميں سے ہے.

چنانچہ اس پر اتفاق ہے كہ جس نے بلند آواز سے بسم اللہ پڑھى اس كى نماز صحيح ہے، اور جس نے پست آواز ميں پڑھى اس كى نماز بھى صحيح ہے، اور جس نے نماز فجر ميں قنوت كي اس كى نماز صحيح ہے، اور قنوت نہ كرنے

والے کی نماز بھی صحیح ہے، اور اسی طرح وتر میں بھی " اھ

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قنوت مصائب اور مشکلات کے وقت کی جاتی ہے.....

اور جو اسے نماز کا جزء قرار دیتے ہوئے رہ جانے کی صورت میں اس کی کمی سجدہ سہو کی صورت میں پوری کرتے ہیں، ان کی بنیاد یہ ہے کہ یہ سنت ہے اور مسلسل کرنا ہی سنت ہے، انہوں نے اسے پہلی تشھد وغیرہ کے مرتبہ پر رکھا ہے.

یہ واضح ہو چکا ہے کہ معاملہ ایسا نہیں، چنانچہ یہ سنت مؤکدہ نہیں اور نہ ہی اس کی بنا پر سجدہ سہو کیا جائیگا، لیکن جو شخص اس میں تاویل کر کے اس کا اعتقاد رکھے، تو سب اجتہادی مسائل کی طرح اس میں بھی اسے تاویل کا حق ہے.

اس لیے مقتدی کو چاہیے کہ وہ اجتہادی مسائل میں اپنے امام کی اقتدا و پیروی کرے، اگر وہ قنوت کرتا ہے تو اس کے ساتھ قنوت کرے، اور اگر قنوت نہیں کرتا تو نہ کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے "

اور یہ بھی فرمایا:

" اپنے اماموں کی مخالفت نہ کرو"

اور صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہے:

" وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے، اگر تو درست ہوئے تو تمہارے اور ان کے لیے ہے، اور اگر وہ غلطی کریں تو تمہارے لیے (اجروثواب ہے) اور ان کے لیے اس کا وبال " اھ

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (23 / 115).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ہمارے ہاں امام ہمیشہ نماز فجر میں قنوت کرتا ہے، کیا ہم اس کی اقتدا کریں، اور کیا ہم اس کی دعاء پر آمین کہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جو شخص نماز فجر میں قنوت کرنے والے امام کے پیچھے نماز ادا کرے اسے نماز فجر کی قنوت میں اپنے امام کی اقتدا کرنی چاہیے، اور وہ اس کی دعائے خیر میں آمین کہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے یہی بیان کیا ہے" اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (14 / 177).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا نماز میں سدل (ہاتھ چھوڑ کر نماز ادا کرنا) کرنے والےاور نماز فجر کی آخری رکعت میں ہمیشہ قنوت کرنے والے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنا سنت ہے، اور ہاتھ چھوڑنا خلاف سنت اور اسی طرح نماز فجر کی آخری رکعت میں ہمیشہ قنوت کرنا بھی خلاف سنت ہے، جیسا کہ بعض مالکی اور شافعی کرتے ہیں؛ کیونکہ ایسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو مصائب اور مشکلات پیش آجانے کی صورت میں قنوت کیا کرتے تھے، اور نماز وتر میں قنوت کیا کرتے تھے.

اور اگر امام نماز ہاتھ چھوڑ کر اور صبح کی نماز میں ہمیشہ قنوت کر کے نماز ادا کرتا ہو، جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے، اہل علم نے اسے سنت پر عمل کرنے کی نصیحت اور راہنمائی کی ہے اگر تو وہ بات مان لے تو الحمد للہ اور اگر وہ انکار کرے، اور اس کے علاوہ کسی اور پیچھے نماز باجماعت ادا کرنا آسان ہو تو سنت پر عمل کرنے کے لیے اس کے پیچھے نماز ادا کی جائےگی، اور اگر اس میں آسانی نہ ہو تو نماز باجماعت کی حرص رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز ادا کی جائیگی، بہر حال نماز صحیح ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (4 / 366).

واللہ اعلم .